بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقیدہ ناموسِ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ اصحابِ رسول رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ اَجۡمَعِیۡن پر تبرّا کرنا کیسا ہے؟

جواب

جمیع انبیاء و رسل عَلَیۡہِمُ السَّلَام کے بعد جہانِ عالَم میں سب سے افضل و اعلیٰ شخصیات صحابۂ حضور سید الانام عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَرِضۡوَانُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن ہیں۔ جن کے فضائل و محامد قرآن و حدیث سے عیاں ہیں؛ ان کو اللہ عزوجل نے اپنی رضا کا مژدہ سنایا؛ ان سے ''حُسنیٰ'' یعنی جنت کا وعدہ فرمایا، حضور جانِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیر سے تذکرہ کرنا لازم فرمایا، ان کو نجوم ہدایت بنایا؛ ان کو تکلیف دینا اپنی تکلیف کے مترادف ٹھہرایا؛ ان کو گالی دینے، ان پر طعن کرنے سے منع فرمایا؛ یہ حضرات حاملانِ شریعت، نائبانِ رسالت، اہلِ خیر و صلاح اور عادل ہیں ان پر طعن و اعتراض کرنا اللہ عَزَّشَانُہٗ کی کمال قدرت اور عظیم حکمت کو جھٹلانا اور اس کے حبیب مکرم و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی درجہ کی محبوبیت اور عظمت پر حرف رکھنا ہے۔

لہٰذا اصحابِ رسول پاک رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی پر تبرّا کرنا، اُن کی شان میں گستاخی کرنا، اُن پر زبان طعن دراز کرنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنہ اندازی کرنا، **انتہائی درجے کی بے باکی، سخت ناجائز و حرام**، **بہت بڑا گناہ اور گمراہی و بے دینی ہے** اور جو بدباطن، بے بصیرت اس کا مُرتکب ہو، وہ گمراہ، بددین، بدمذہب، **ملعون و مردود**، جہنمی کتوں میں سے ایک کتا اور اہلسنت کے مذہبِ مُہذَّب سے خارج ہے۔ نیز بعض صورتوں میں تو تبرّا کرنے کو علمائے کرام و فقہائے عظام رحمھم اللہ السلام نے کفر قرار دیا ہے، جیسے تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو مطلقاً کافر کہنا یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنا یا شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پر سب و شتم کرنا۔

مذکورہ بالا جواب کے جزئیات مندرجہ ذیل ہیں :

اللہ پاک نے صحابہ کرام کو اپنی رضا کا مژدہ سنایا، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : ﴿رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ وَرَضُوۡا عَنۡہُ﴾ ترجمہ کنز الایمان : ''اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔'' (پارہ 11، سورۃ التوبہ، آیت 100)

امام ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن عمر بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات : 685ھ) تفسیر بیضاوی میں ارشاد فرماتے ہیں : ''رضی اللہ عنھم بقبول طاعتھم وارتضاء اعمالھم ورضوا عنہ بما نالوا من نعمہ الدینیۃ والدنیویۃ'' **ترجمہ : اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے**

ان کی فرمانبرداری قبول فرما کراوران کے اعمال سے راضی ہوکر۔ اور وہ اللہ سے راضی ہیں اس کی دینی اور دنیاوی نعمتوں کے ملنے کے سبب۔ (تفسیر بیضاوی، جلد3، صفحہ 95، مطبوعہ بیروت)

اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ان کے رب عظیم نے ''حُسۡنٰی'' کا وعدہ فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام کی شان بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَسۡتَوِیۡ مِنۡكُمۡ مَّنۡ اَنۡفَقَ مِنۡ قَبۡلِ الۡفَتۡحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعۡظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیۡنَ اَنۡفَقُوۡا مِنۡۢ بَعۡدُ وَ قٰتَلُوۡا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ﴾ ترجمہ: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا۔ وہ مرتبہ میں اُن سے بڑے ہیں، جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا، اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (پارہ 27، سورۃ الحدید، آیت 10)

اس آیت کریمہ میں ''حسنیٰ'' سے مراد جنت ہے۔ اور کثیر مفسرین کرام رحمھم اللہ السلام نے یہی معنی بیان کیا، چنانچہ تفسیر کبیر (ج29، ص220)، تفسیر سمرقندی (ج3، ص382)، تفسیر ارشاد العقل السلیم (ج5، ص274)، تفسیر مجاہد (ص648)، تفسیر بیضاوی (ج5، ص186)، تفسیر طبری (ج23، ص177)، تفسیر ابن عباس (ص457)، تفسیر الوجیز للواحدی (ص1067)، تفسیر جلالین (ص420)، تفسیر سمعانی (ج5، ص368) اور اس کے علاوہ کئی تفاسیر ہیں۔ چنانچہ امام ابو منصور ماتریدی علیہ الرحمۃ مذکورہ آیت کے الفاظ ﴿وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰی﴾ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "**ای وعد اللہ لکلا الفریقین قبل الفتح وبعدہ الجنۃ** والثواب الحسن" ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے دونوں گروہوں یعنی جنہوں نے فتح مکہ سے قبل اور بعد خرچ کیا، ان سے جنت اور اچھے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔ (تفسیر ماتریدی، جلد9، صفحہ 519، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

پھر قرآن پاک میں ہی ''حسنیٰ'' کی تفسیر یہ ارشاد فرمائی گئی: ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰۤی ۙ اُولٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ حَسِیۡسَهَا ۚ وَ هُمۡ فِیۡ مَا اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا یَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا یَوۡمُكُمُ الَّذِیۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: "بے شک جن کے لیے ہمارا وعدہ ''حُسنیٰ'' کا ہو چکا، وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں، اس کی بھنک تک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔ وہ بڑی گھبراہٹ قیامت کی ہلچل انہیں غم نہ دے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے، یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔" (پارہ 17، سورۃ الانبیاء، آیت 101–102-103)

اس سے ثابت ہوا کہ جن سے اللہ پاک ''حسنیٰ'' یعنی جنت کا وعدہ فرماتا ہے ان کو یہ شان دیتا ہے کہ

(1) ان کو جہنم سے دور رکھے گا۔

(2) وہ جہنم کی بھنک تک نہ سنیں گے۔

(3) ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے۔

(4) قیامت کی شدید گھبراہٹ بھی انہیں غم زدہ و بے چین نہیں کرے گی۔

(5) قیامت کے دن فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

چنانچہ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی، امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "تمام صحابہ کرام اعلیٰ وادنیٰ (اوران میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں۔ وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 254، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

محبوب رَبّ الانام کے اصحاب کرام علیہم الرضوان کو مغفرت واجر عظیم کی بشارت دیتے ہوئے اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں، بخشش اور بڑے ثواب کا۔" (پارہ 26، سورہ الفتح، آیت 29)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفسر قرآن مفتی محمد قاسم صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں: "اس آیت کے شروع میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اَوصاف وفضائل بیان کیے گئے اور آخر میں ان کو مغفرت اور اجر عظیم کی بشارت دی جارہی ہے، یادرہے کہ تمام صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ صاحبِ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں، اس لئے یہ وعدہ سبھی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ سے ہے۔" (صراط الجنان، جلد 9، صفحہ 391، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نجوم ہدایت ہیں، جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "أصحابي كالنجوم، بأيهم اقتديتم اهتديتم" ترجمہ: میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے جن کی بھی اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔ (جامع الکبیر، جلد 1، صفحہ 660، مطبوعہ مصر)

<u>انبیاء ورسل علیہم السلام کے بعد تمام مخلوق سے افضل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں:</u>

حضرت علامہ ابو بکر محمد بن حسین الاجری البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 360) "الشریعۃ" میں، حضرت محمد بن جریر بن یزید ابو جعفر الطبری رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 310ھ) "صریح السنۃ" میں، حضرت علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 911ھ) "جمع الجوامع" میں، حضرت علامہ ابوالفضل القاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 544ھ) "الشفا" میں اور امام ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ "فضائل الخلفاء الاربعہ وغیرہم" میں حدیث مبارک نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "إن الله اختار أصحابي على جميع العالمين سوى النبيين والمرسلين" ترجمہ: بے شک اللہ پاک نے انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے علاوہ پورے عالَم پر میرے صحابہ کو چُن لیا ہے۔ (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، جلد 2، صفحہ 119، مطبوعہ دار الفیحاء، عمان۔ فضائل الخلفاء الاربعۃ وغیرہم، جلد 01، صفحہ 173، دار البخاری للنشر والتوزیع، المدینۃ المنورہ)

علامہ شمس الدین سفارینی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "فیکون الصحابة أفضل خلق الله تعالى بعد أنبياء الله تعالى و رسله" ترجمہ: انبیاء و رسل علیہم السلام کے بعد اللہ پاک کی مخلوق میں سب سے افضل صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔ (لوامع الانوار البھیہ، جلد 2، صفحہ 377، مطبوعہ دمشق)

حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "الخلفاء الأربعة و سائر فضلاء الصحابة الذين هم أفضل الناس بعد الأنبياء بالإجماع" ترجمہ: بالاجماع انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد لوگوں میں سب سے افضل خلفائے اربعہ اور ان کے علاوہ باقی تمام صاحب فضل صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 8، صفحہ 3443، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے فرمایا: **"غرض اس میں شک نہیں کہ صحابہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعد انبیاء و مرسلین کے خیر الخلق و افضل الناس تھے**، مگر جبکہ منظورِ الٰہی تھا کہ شریعت محمدیہ علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ قوم دون قوم، یا یوم غیر یوم سے خاص اور بعثت والا کسی زمان و مکان پر مقتصر نہ ہو، اور پر ظاہر کے قلوب ناس قبول نصح و استفادہ و استرشاد میں مختلف ہوتے ہیں، بعض پر نرمی سریع الاثر ہوتی ہے، اور بعض بشدت و سختی مانتے ہیں۔ لہٰذا حکمت الٰہیہ مقتضی ہوئی کہ حاملان شریعت و نائبان رسالت ایک رنگ پر نہ ہوں، کسی کے سر پر ارحم امتی بامتی کا تاج رکھا جائے، اور کوئی أشدھم فی أمر اللہ کا خطاب پائے۔" (مطلع القمرین، صفحہ 48، مکتبہ امام اہلسنت، لاہور)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام پر تبرا کرنے سے منع فرمایا ہے:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو تکلیف دینا نبی پاک علیہ السلام کو تکلیف دینا ہے، اس کے بارے میں جامع ترمذی میں ہے، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "الله الله في أصحابي، لا تتخذوهم غرضا بعدي، فمن أحبهم فبحبي أحبهم، ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم، ومن آذاهم فقد آذاني، ومن آذاني فقد آذى الله، ومن آذى الله فيوشك أن يأخذه" ترجمہ: خدا سے ڈرو، خدا سے ڈرو، میرے اصحاب کے حق میں، انہیں نشانہ نہ بنا لینا میرے بعد، جو انہیں دوست رکھتا ہے میری محبت سے انہیں دوست رکھتا ہے، اور جو ان کا دشمن ہے میری عداوت سے ان کا دشمن ہے، جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو گرفتار کرلے۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ اصحاب النبی، جلد 5، صفحہ 696، دار الفکر، بیروت)

اس کے تحت مرقات میں ہے: "أي: اتقوا الله في أصحابي؛ يعني: لا تذكروهم إلا بالتعظيم والتوقير قوله: «لا تتخذوهم غرضا من بعدي»، (الغرض): الهدف؛ أي: لا تجعلوهم هدفا لكلامكم القبيح" ترجمہ: میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو یعنی ان کا تذکرہ ہمیشہ تعظیم و توقیر کے ساتھ ہی کرو اور فرمایا میرے بعد ان کو اپنا نشانہ نہ بناؤ یعنی اپنی بری باتوں کے لیے ان کو ہدف نہ بنانا۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 6، صفحہ 289، مطبوعہ کویت)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گالی دینے سے خود نبی پاک علیہ السلام نے منع فرمایا، چنانچہ صحیح بخاری میں ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے : قال النبي صلى الله عليه وسلم: «لا تسبوا أصحابي، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد، ذهبا ما بلغ مد أحدهم، ولا نصيفه" نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یعنی میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک یا نِصف مُد کو نہیں پہنچے گا۔ (صحیح البخاری، حدیث 3673، صفحہ 669، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

جامع ترمذی میں ہے : سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا: لعنة الله على شركم" ترجمہ : جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کی بدگوئی کرتے ہیں تو کہہ دو کہ تمہارے شر پر خدا کی لعنت۔ (جامع ترمذی، حدیث 3866، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ج 5، ص 697، مطبوعہ مصر)

المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "إن الله اختارني واختار لي أصحابا فجعل لي بينهم وزراء وأنصارا وأصهارا، فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل" ترجمہ : اللہ نے مجھے منتخب فرمایا، میرے ساتھی چنے اور میرے لیے ان میں سے معاون ومددگار اور قرابت دار بنائے، جو انہیں گالی دے اس پر اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو، بروز قیامت اس کے فرض و نفل عبادت قبول نہ ہوگی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 17، صفحہ 140، مطبوعہ قاہرہ)

جو صحابہ کی تعظیم نہیں کرتا، اس کے متعلق الشفا میں ہے : "لم يؤمن بالرسول من لم يوقر أصحابه" ترجمہ : جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی تعظیم نہیں کرتا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتا۔ (الشفا بتعریف حقوق المصطفی، جلد 2، صفحہ 125، مطبوعہ دار الفیحاء، عمان)

صحابہ کرام کا تذکرہ خیر کے ساتھ کرنا اور ان کی برائی سے بچنے کے حوالے سے ائمہ اکابرین کا عقیدہ :

علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : "ويكف عن ذكر الصحابة إلا بخير لما ورد من الأحاديث الصحيحة في مناقبهم، ووجوب الكف عن الطعن فيهم كقوله عليه السلام: «لا تسبوا أصحابي فلو أن أحدكم إن أنفق مثل أحد ذهباً ما بلغ مد أحدهم" یعنی : صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ذکر ہمیشہ خیر کے ساتھ کرنا چاہیے، کیونکہ ان کی شان میں صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور ان پر طعن و تشنیع کرنے سے بچنا واجب ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا صدقہ کرے تو وہ کسی صحابی کے ایک مد کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (شرح العقائد النسفیہ، صفحہ 341، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ احمد بن محمد بن حجر ہیتمی (سال وفات: 974ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اعلم أن الذي أجمع عليه أهل السنة والجماعة أنه يجب على كل مسلم تزكية جميع الصحابة باثبات العدالة لهم، والكف عن الطعن فيهم والثناء عليهم، فقد أثنى الله سبحانه وتعالى عليهم في آيات من كتابه“ **ترجمہ: جان لو کہ اہل سنت وجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ ہر مسلمان پر تمام صحابہ کرام** علیہم الرضوان کی عدالت ثابت کرنے کے ذریعے ان کی پاکی بیان کرنا، ان پر طعن و تشنیع سے بچنا اور ان کی تعریفیں بیان کرنا واجب ہے، یقیناً اللہ پاک نے بھی اپنی کتاب (قرآن پاک) کی آیتوں میں ان کی تعریف فرمائی ہے۔ **(الصواعق المحرقہ، صفحہ 19، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

صحابہ کرام پر طعن سے بچنا واجب ہے، اس کے متعلق مسامرہ شرح مسایرہ میں ہے: ”(واعتقاد أهل السنة) والجماعة (تزكية جميع الصحابة) رضى الله عنهم وجوبا باثبات العدالة لكل منهم والكف عن الطعن فيهم“ **ترجمہ: اہل سنت وجماعت کا عقیدہ** ہے کہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عدالت ثابت کرنے کے ذریعے ان کی پاکی بیان کرنا اور ان پر طعن و تشنیع کرنے سے بچنا واجب ہے۔ **(مسامرہ شرح مسایرہ، صفحہ 185، مطبوعہ مصر)**

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے عقیدہ بیان کرتے ہوئے سیدنا امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ”نحب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ولا نفرط في حب أحد منهم **ولا نتبرأ من أحد منهم** ونبغض من يبغضهم وبغير الخير يذكرهم ولا نذكرهم إلا بخير وحبهم دين وإيمان وإحسان وبغضهم كفر ونفاق وطغيان“ **ترجمہ:** ہم تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے محبت کرتے اور ان میں سے کسی ایک کی محبت میں حد سے نہیں بڑھتے ہیں، اور نہ ہی کسی پر تبرا کرتے ہیں، اور ہم ان لوگوں سے نفرت کرتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھے اور ان کا ذکر بھلائی سے نہ کرے، اور ہم ہمیشہ ان کا ذکر خیر سے کرتے ہیں، صحابہ کرام کی محبت دین، ایمان اور احسان ہے جب کہ ان کا بغض کفر، نفاق اور طغیان ہے۔ **(العقیدہ الطحاویہ، صفحہ 81، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت)**

حضرت علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”لمعات التنقیح“ میں فرماتے ہیں: ”الصحابة كلهم من أهل الجنة قطعا۔۔۔ أجمع أهل السنة والجماعة أنه يجب على كل مسلم تزكية جميع الصحابة وتعديلهم، والكف عن سبهم والطعن فيهم، و الثناء عليهم؛ لأن الله تعالى ورسوله عدلهم وزكاهم وأثنى عليهم، ملتقطا“ **ترجمہ: تمام صحابہ قطعی جنتی ہیں، اہل سنت و جماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ہر مسلمان پر تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پاکیزگی اور ان کی عدالت بیان کرنا اور ان کو برا کہنے** اور ان میں طعن کرنے سے بچنا، نیز ان کی تعریف کرنا لازم ہے، اس لیے کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول علیہ السلام نے انہیں عادل اور پاکیزہ قرار دیا اور ان کی تعریف بیان فرمائی۔ **(لمعات التنقیح باب مناقب الصحابہ، جلد 9، صفحہ 579، دار النوادر، دمشق)**

صحابہ کرام پر سب وشتم کرنا یا انہیں بُرا بھلا کہنا تمام ائمہ امت کے ہاں ناجائز و حرام اور گمراہی ہے:

علامہ ابو الحسن علاء الدین طرابلسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”وسبهم ونقصهم حرام، ملعون فاعله، ومن شتم أحدا من أصحاب النبي أبابكر أو عمر أو عثمان أو عليا أو معاوية أو عمرو بن العاص فإن قال: كانوا على ضلال وكفر قتل، وإن شتمهم

بغير هذا من مشاتمة الناس نكل نكالا شديدا" ترجمہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب وشتم کرنا اوران کی برائی کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا شخص ملعون ہے، اور جو بھی شخص کسی صحابی رسول مثلاً حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت معاویہ یا حضرت عمرو بن عاص علیہم الرضوان میں سے کسی پر سب وشتم کرے تو اگر یہ کہے کہ وہ سب گمراہی اور کفر پر تھے تو ایسے شخص کو قتل کیا جائے گا، اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور برائی کرے، جیسا کہ لوگ کیا کرتے ہیں تو اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ (معین الحکام، صفحہ 192، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

کسی صحابی کو گالی دینے والا بدعتی گمراہ ہے، جیسا کہ خاتم المحققین حضرت علامہ مفتی محمد امین المعروف ابن عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ما إذا كان يفضل عليا أو يسب الصحابة فإنه مبتدع" ترجمہ: جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (شیخین کریمین رضی اللہ عنہما) پر فضیلت دے یا صحابہ کرام پر سب وشتم کرے وہ بدعتی (گمراہ) ہے۔ (رد المحتار، جلد 3، صفحہ 46، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

معین الحکام میں **حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ کا قول** منقول ہے: "وروى مالك: من سب أبا بكر جلد، ومن سب عائشة قتل، فقيل له: لم؟ فقال: من رماها فقد خالف القرآن" حضرت امام مالک سے مروی ہے کہ جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں اور جو اماں عائشہ صدیقہ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے، ان سے عرض کیا گیا آخر ایسا کیوں؟ تو فرمایا کہ جس نے انہیں نشانہ بنایا اس نے قرآن مقدس کی مخالفت کی۔ (معین الحکام، صفحہ 192، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے متعلق ان کے بیٹے سے منقول ہے: سألت أبي عن رجل شتم رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، فقال: «ما أراه على الإسلام" یعنی: میں نے اپنے والد سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی پر سب وشتم کرتا ہو، تو انہوں نے فرمایا: میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔ (السنۃ لابی بکر بن الخلال، جلد 3، صفحہ 493، مطبوعہ دار الرایہ، ریاض)

طبقات الحنابلہ میں ہے: "ومن انتقص واحدًا من اصحاب رسول الله، أو أبغضه لحدث كان منه، أو ذكر مساويه، كان مبتدعا خارجا عن الجماعة حتى يترحم عليهم جميعًا، ويكون قلبه لهم سليما" ترجمہ: جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی برائی کرے یا کسی سے بغض رکھے بسبب اس کے جو ان سے ظاہر ہوا یا ان کی برائی بیان کرے وہ بدعتی، گمراہ اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے حتی کہ تمام صحابہ کرام پر دعائے رحمت نہ بھیجے اور اس کا دل سب کے لیے مطمئن نہ ہو جائے۔ (طبقات الحنابلہ، جلد 1، صفحہ 311، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

صحابہ کرام کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے جیسا کہ علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے شرح الشفا میں (لا تسبّوا أصحابي) کی شرح کرتے ہوئے فرمایا: "قال النووي هو من أكبر الفواحش وسيأتي عن المصنف أنه عده من الكبائر ويعزر عند الجمهور ويقتل عند بعض المالكية وكذا عند بعض الحنفية" ترجمہ: امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو برا بھلا کہنا بہت بڑا گناہ ہے اور

عنقریب آئے گا کہ مصنف نے اسے گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے، جمہور علماء کے نزدیک ایسے شخص کو تعزیر کی جائے گی حتی کہ بعض مالکیہ، اور بعض حنفیہ کے نزدیک ایسے شخص کو قتل کیا جائے گا۔ (شرح الشفاء، جلد 2، صفحہ 93، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنے والوں کے متعلق فرمایا: ”من شتم أخاف عليه الكفر مثل الروافض، ثم قال: من شتم أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا نأمن أن يكون قد مرق عن الدين“ ترجمہ: جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دے میں اس پر کفر کا خوف کرتا ہوں جیسا کہ روافض، پھر فرمایا: **جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سب وشتم کرے، ہوسکتا ہے کہ وہ دین سے پھر جائے۔** (السنۃ لابی بکر بن الخلال، جلد 3، صفحہ 493، مطبوعہ دار الرایہ، ریاض)

تطہیر الجنان میں ہے: ”لا يجوز لأحد أن يذكر شيئا مما وقع بينهم يستدل به على بعض نقص من وقع له ذلك، والطعن في ولايته الصحيحة، أو ليغري العوام على سبهم وثلبهم ونحو ذلك من المفاسد، ولم يقع ذلك إلا للمبتدعة“ ترجمہ: کسی کے لیے جائز نہیں کہ صحابہ کرام کے درمیان واقع ہونے والے کسی معاملے کو دلیل بناتے ہوئے ان کے نقص پر کسی بات کا استدلال کرے اور ان کی ولایتِ صحیحہ میں طعنہ زنی کرے، یا عوام کو ان کی برائی یا عیب جوئی، اور دیگر فسادات پر اکسائے، ایسا تو صرف بدعتی (گمراہ) ہی کرسکتا ہے۔ (تطہیر الجنان، صفحہ 41، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صحابہ کرام علیہم الرضوان پر تبرا کرنے والوں کے متعلق اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: **”صحابہ حضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن پیدا کرنا، اعتراض نکالنا، اُن کی شانِ رفیع میں رخنے ڈالنا، کہ اس کا ارتکاب نہ کرے گا، مگر گمراہ بددین، مخالف ومضاد حق تبیین،** آج کل کے بدمذہب، مریض القلب، منافق شعار ان جزافات سیر وخرافات تواریخ وامثالہا سے حضرات عالیہ خلفائے راشدین وام المومنین وطلحہ وزبیر ومعاویہ وعمرو بن العاص ومغیرہ بن شعبہ وغیرہم اہلبیت وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مطاعن مردودہ اور ان کے باہمی مشاجرات میں موحش ومہمل حکایات بیہودہ جن میں اکثر تو سرے سے کذب وداحض اور بہت الحاقات ملعونہ، روافض چھانٹ لاتے اور اُن سے قرآن عظیم وارشاداتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجماعِ اُمت واساطین ملت کا مقابلہ چاہتے ہیں، بے علم لوگ اُنہیں سُن کر پریشان ہوتے یا فکر جواب میں پڑتے ہیں، اُن کا پہلا جواب یہی ہے کہ **ایسے مہملات کسی ادنیٰ مسلمان کو گنہگار ٹھہرانے کے لیے مسموع نہیں ہوسکتے، نہ کہ اُن محبوبانِ خدا پر طعن، جن کے مدائح تفصیلی خواہ اجمالی سے کلام اللہ وکلام رسول اللہ مالامال ہیں جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔“** (فتاوی رضویہ، جلد 5، صفحہ 582، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مطلع القمرین میں ہے: **”بالجملہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت شان ان کے اصحاب کرام کی رفعت مکان کو مستلزم، جو کور باطن بے بصیرت ان میں سے کسی پر طعن سے اپنی زبان کو آلودہ ہزار خباثت کرتا ہے، جناب الٰہی کی کمال قدرت وعظیم حکمت، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غایت محبوبیت ونہایت کرامت ومنزلت پر حرف رکھتا ہے۔** ۔ ۔ ۔ اللہ راضی ہو فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت سے، وہ ایسے ہی امور پر لحاظ کرکے فرماتے ہیں: ”الصحابة كلهم خيار عدول لا نتكلم فيهم إلا بخير“ یعنی تمام کے تمام

صحابہ کرام علیہم الرضوان صالح اور عادل ہیں ہم ان کے متعلق ہمیشہ بھلائی کے ساتھ ہی گفتگو کریں گے۔ (مطلع القمرین، صفحہ 46، مطبوعہ امام اہلسنت، لاہور)

جب اللہ پاک نے ان سے جنت کا وعدہ فرمالیا، اب کسی کو کیا حق کہ وہ ان کے کسی فعل پر معترض ہو، جو ان پر طعن کرتا ہے وہ معاذ اللہ! رب پاک کو جھٹلاتا ہے، چنانچہ امام اہل سنت، اعلی حضرت، الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (حسنیٰ یعنی جنت کے وعدے والی آیت تحریر کرنے کے بعد) فرماتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر صحابی کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے، **تو جو کسی صحابی پر طعن کرے، اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے**۔ اور ان کے بعض معاملات جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں، ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا، اہلِ اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت حدید میں اس کا منہ بھی بند کر دیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرما دیا۔ ﴿وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ اور اللہ کو خُوب خبر ہے جو تم کرو گے۔ (الحدید) با ایں ہمہ اس نے تمہارے اعمال جان کر حکم فرما دیا کہ وہ، تم سب سے جنت بے عذاب و کرامات و ثواب بے حساب کا وعدہ فرما چکا ہے۔ تو اب دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے، کیا **طعن کرنے والا، اللہ تعالیٰ سے جُدا اپنی مستقل حکومت قائم کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد جو کوئی کچھ بکے، وہ اپنا سر کھائے، اور خود جہنم میں جائے**۔" (فتاوی رضویہ، جلد 29، صفحہ 363، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "**تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہلِ خیر و صلاح ہیں اور عادل، ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ کسی صحابی کے ساتھ سوءِ عقیدت، بدمذہبی و گمراہی و استحقاقِ جہنم ہے، کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بغض ہے**۔۔۔ اِن میں سے **کسی کی شان میں گستاخی، تبرا ہے** اور اِس کا قائل رافضی، اگرچہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی توہین کے مثل نہیں ہو سکتی، کہ ان کی توہین، بلکہ ان کی خلافت سے انکار ہی فقہائے کرام کے نزدیک کفر ہے۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 252، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مشاجرات صحابہ کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: "**جن لوگوں نے صحابہ کو سب کیا (یعنی گالی دی) وہ بے شک بتدع اور خارج از اہلسنت ہیں**۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 4، صفحہ 464، مکتبہ رضویہ، کراچی)

صحابہ کرام کی بعض توہین گمراہی ہے اور بعض کفر:

شرح عقائد النسفیہ میں ہے: "فسبھم والطعن فیھم ان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کقذف عائشۃ والا فبدعۃ وفسق وبالجملۃ لم ینقل عن السلف المجتھدین والعلماء الصالحین جواز اللعن علی معاویۃ" ترجمہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں گالی وطعن اگر دلیل قطعی کے خلاف ہو تو کفر ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر قذف کی تہمت لگانا اور اس کے علاوہ (کسی صحابی کی شان میں گستاخی) بدعت اور گمراہی ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسلاف مجتہدین، علماء اور صالحین میں سے کسی سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرنے کا جواز ثابت نہیں۔ (شرح العقائد النسفیہ، صفحہ 342، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اللہ پاک کی پناہ! اگر کوئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کافر کہے، اس کے متعلق علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "و أما من سب أحدا من الصحابة، فهو فاسق و مبتدع بالإجماع إذا اعتقد أنه مباح، كما عليه بعض الشيعة و أصحابهم، أو يترتب عليه ثواب كما هو دأب كلامهم، أو اعتقد كفر الصحابة و أهل السنة فإنه كافر بالإجماع" ترجمہ: بہر حال جو شخص کسی بھی صحابی کو گالی دے وہ بالاجماع فاسق اور بدعتی، گمراہ اور اگر اس کو مباح جانے جیسا کہ بعض شیعہ اور ان کے ساتھی گمان کرتے ہیں یا اس پر ثواب ملنے کا عقیدہ رکھیں جیسا کہ ان کے کلام کا طریقہ ہے یا کسی صحابی اور اہل سنت کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھے، تو وہ بالاجماع کافر ہے۔ (شم العوارض فی ذم الروافض، صفحہ 28، مرکز الفرقان للدراسات الاسلامیہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر برے کام کی تہمت لگانا کفر ہے، جیسا کہ علامہ بدرالدین محمد بن عبد اللہ زرکشی رحمۃ اللہ علیہ (سال وفات: 794ھ) فرماتے ہیں: "ان اللہ أنزل براءتها في كتابه و شهد بأنها من الطيبات، و لهذا قال صاحب (الكافي) من أصحابنا: لو قذف عائشة كان كافرا بخلاف غيرها من الزوجات، لأن القرآن نزل ببراءتها و عند مالك من سبها قتل، قال القاضي: و لهذا إن اللہ لما ذكر في القرآن ما نسبه إليه المشركون سبح لنفسه فقال: ﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ﴾ و لما ذكر عائشة فقال: ﴿وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ﴾ فسبح نفسه في تنزيه عائشة كما سبح نفسه لتنزيهه" ترجمہ: اللہ پاک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا ذکر قرآن مقدس میں فرمایا ہے اور اس بات کی گواہی دی ہے کہ وہ پاکیزہ لوگوں سے ہیں، اسی وجہ سے ہمارے بزرگوں میں سے صاحب کافی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر کسی نے حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر گندی تہمت لگائی، وہ کافر ہو جائے گا، برخلاف ان کے علاوہ دوسری ازواج مطہرات کے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کے متعلق قرآن پاک میں آیتیں نازل کی گئیں، امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر سب و شتم کرنے والے کو قتل کیا جائے گا، قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے اللہ پاک کی طرف کفار جن باتوں کی نسبت کرتے تھے اس سے اپنی پاکی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: (اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے، وہ پاک ذات ہے) اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا: (اور کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ یہ بات کہیں۔ (اے اللہ!) تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے۔) تو اللہ پاک نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکی بیان کرتے ہوئے ان کی اسی طرح تعریف فرمائی جس طرح اپنی پاکی بیان فرمائی ہے۔
(تشنیف المسامع بجمع الجوامع، جلد 4، صفحہ 840، مطبوعہ المکتبۃ المکیہ)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "**ام المؤمنین، حضرت صدیقہ بنت الصدیق، محبوبۂ محبوب رب العالمین جل و علا و صلی اللہ تعالی علیہ و سلم پر معاذ اللہ تہمت ملعونہ افک سے اپنی ناپاک زبان آلودہ کرنے والا، قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے اور اس کے سوا اور طعن کرنے والا رافضی، تبرائی، بددین، جہنمی۔**" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 261، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دینا کفر ہے، جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے: "الرافضي إذا كان يسب الشيخين و يلعنهما و العياذ بالله، فهو كافر، و إن كان يفضل عليا كرم اللہ تعالی وجهه على أبي بكر رضي اللہ تعالی عنه لا

يكون كافرا إلا أنه مبتدع۔۔۔ولو قذف عائشة رضي الله تعالى عنها بالزنا كفر بالله"ترجمہ : رافضی جب شیخین رضی اللہ عنہما کو گالی دے اور ان پر لعنت بھیجے (اللہ کی پناہ) تو وہ کافر ہے، اور اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دے تو وہ کافر نہیں ہوگا، لیکن بدعتی گمراہ ہے ۔ ۔ ۔ اور اگر کوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگائے تو اس نے اللہ پاک کو جھٹلایا۔ (فتاوی ھندیہ، جلد2، صفحہ 264، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنا کفر ہے، اس کے متعلق علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں : "(وإن أنكر بعض ما علم من الدين ضرورة (كفر بها) كقوله إن الله تعالى جسم كالأجسام وإنكاره صحبة الصديق "ترجمہ : اگر کوئی شخص بعض ضروریات دین کا انکار کرے تو اس کی تکفیر کی جائے گی، جیسے کوئی کہے کہ اللہ پاک کا جسم ہے اور جسموں کی طرح، اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے۔ (در مختار مع رد المحتار، جلد1، صفحہ 561، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے : "من أنكر إمامة أبي بكر الصديق فهو كافر، وعلى قول بعضهم هو مبتدع وليس بكافر والصحيح أنه كافر، وكذلك من أنكر خلافة عمر في أصح الأقوال كذا في الظهيرية ويجب إكفارهم بإكفار عثمان وعلي وطلحة وزبير وعائشة رضي الله تعالى عنهم "ترجمہ : جو حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور بعض کا قول ہے کہ وہ کافر نہیں بلکہ بدعتی گمراہ ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے، اسی طرح جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے صحیح قول کے مطابق کافر ہے، اسی طرح فتاوی ظہیریہ میں ہے، اور جو لوگ حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی تکفیر کریں، ان کی تکفیر بھی واجب ہے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد2، صفحہ 264، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

صحابہ کرام کی توہین کے مختلف مدارج پر کلام کرتے ہوئے مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "صحابہ کرام کی توہین کے مختلف مدارج ہیں۔ بعض توہین یقینا کفر ہے۔ مثلاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یا صحابہ کرام کو مطلقاً منافق، اس معنی کر کہنا کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہیں تھے۔ دنیوی لالچ کی بنا پر زبان سے کلمہ پڑھ لیا تھا۔ حقیقت میں کافر تھے، یہ کفر ہے۔ اور دوسری توہین کی صورتیں گمراہی و بد دینی ہیں، اور توہین کرنے والا جہنم کا کتا ہے۔ مگر اس پر کفر کا فتویٰ نہیں۔ جب تک توہین کی نوعیت نہیں معلوم ہوگی، قطعی حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ " (فتاوی شارح بخاری، جلد2، صفحہ 47، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد آصف عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

تاریخ اجراء : 18 جمادی الاخری 1445ھ / 01 جنوری 2024ء